بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

قاسم کی ٹیوشن والی باجی کے گھر پہنچتے اس نے کوئی دس دفعہ بیل بجائی مگر جواب ندارد... آخر میں اس نے تنگ آکر سنیہ چاچی کو فون ملایا۔

"چاچی اس کی ٹیوشن والی باجی کیا بہری ہے کب سے بیل بجائے جا رہی ہوں پر مجال ہے جو دروازہ کھولا ہو" دوسری طرف سے 'ہیلو' سنتے ہی اجیہ نان اسٹاپ شروع ہو گئی۔

"اچھا رکو میں فون کر کے کہتی ہوں ایک منٹ" سنیہ نے اجیہ کا جواب سنے بغیر کھٹاک سے فون بند کر دیا تو وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی... پانچ منٹ بعد ہی اس کا موبائل بجا تو اس نے اٹھا کر کان سے لگایا۔

"جیا وہ تو کہہ رہی ہے کہ وہ اپنی بہن کے گھر آئے ہوئے ہیں اور اس وقت گھر میں کوئی نہیں ہے" سنیہ نے منمناتے ہوئے اجیہ کے سر پر بم پھوڑا تو ان نے موبائل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جیسے وہ موبائل کو نہیں بلکہ سنیہ چاچی کو دیکھ رہی ہو۔

"چاچی یار یہ کیا بات ہوئی آپ کنفرم تو کر لیتیں آدھا گھنٹہ لگا کر ادھر پہنچے ہیں اور آگے سے خالی گھر منہ چڑھا رہا ہے" اجیہ نے نہایت بے زاری سے کہا۔

"اچھا چلو چھوڑو کوئی بات نہیں میری ہی غلطی ہے میں کنفرم کر لیتی پہلے تو اب مسئلہ نہ بنتا" سنیہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"چلیں کوئی بات نہیں اب کیا کر سکتے ہیں" اجیہ نے جواب میں کہا۔

"اچھا ایسا کرو پھر اسے چھوڑ جائو اب کہاں سے ٹیوشن جائے گا" سنیہ نے فون پر کہا۔

"ارے توبہ کریں میں دوبارہ گھر آئوں اسے چھوڑوں اور پھر کام پر جائوں تو پہنچ گئی میں کام پر میں ایسا کرتی ہوں اسے اپنے ساتھ ہی لے جاتی ہوں اتنی مصیبت کون کرے اب" اجیہ نے جلدی جلدی سے اپنی بات کہی۔

"تم کیسے لے کر جاؤ گی یہ بہت تنگ کرے گا تم..." سنیہ نے اسے کہا پر اجیہ نے انہیں بیچ میں ٹوک دیا۔

"ارے نہیں کرتا تنگ پر اگر میں وقت پر نہ پہنچی تو میرا باس مجھے تنگ کر کے رکھ دے گا" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سنیہ نے اس کی بات مانتے ہوئے قاسم کا دھیان رکھنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔
جبکہ وہ اپنے آپ کو کوس رہی تھی کہ اس نے رابعہ کو میسج کر کے انفارم کیوں کیا کہ وہ آ رہی ہے اور پھر مڑ کر قاسم کو دیکھا جو دانت نکال کر ہنس رہا تھا۔

"تمہاری بتیسی کیوں نکل رہی ہے اب" اجیہ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ میں تیشن نہیں جالہا اول ویسے بھی میلا دل نہیں کل لہا تھا (کیونکہ میں ٹیوشن نہیں جارہا اور ویسے بھی میرا دل نہیں کر رہا تھا)" قاسم نے اس کا ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے توتلے انداز میں کہا تو وہ ہنس دی اور اس کے دونوں گالوں پر چٹکیاں کاٹیں۔

"اچھا تو میرے ساتھ کام پر جائو گے "اجیہ نے پائوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا تو ان نے ایک دم زور زور سے ہاں میں سر ہلایا۔

"تو پھر گڈ بوائے بن کر رہنا پڑے گا ادھر اور میں کام کرونگی تو مجھے تنگ بھی نہیں کرنا ٹھیک "اجیہ نے اسکا ہاتھ تھامے چلتے ہوئے کہا۔

"آپ بھی ہوم ولک کلتی او(آپ بھی ہوم ورک کرتی ہو)" قاسم نے حیرانگی سے پوچھا۔

"ہاں میں ہوم ورک کرتی ہوں کیونکہ میں گڈ گرل ہوں پر آپ بیڈ بوائے ہو "اجیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تیوں تیوں تیسے (کیوں کیوں کیسے)" قاسم نے اچھلتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"کیونکہ آپ ہوم ورک ہی نہیں کرتے اگر گڈ بوائے بننا ہے تو ہوم ورک تو کرنا پڑے گا" اجیہ نے تھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے کہا۔

"میں ہوم ولک کلوں گا تو گد بائے بن جوں گا(میں ہوم ورک کروں گا تو گڈ بوائے بن جائوں گا)" قاسم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ اسکا ہاتھ تھامے سڑک کراس کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گئی۔

"میں بی آپ تے ساتھ تام تلوں گا(میں بھی آپ کے ساتھ کام کرونگا)" قاسم نے جوش سے کہا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس دی اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ بلڈنگ کے سامنے کھڑی تھی اس نے گہرا سانس لیا اور قاسم کا ہاتھ زور سے تھام کر اندر کی طرف بڑھی اور تیز تیز قدموں کے ساتھ لفٹ میں چڑھ گئی اسے لگ رہا تھا کہ سب اسی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

"یہ جولاانا سلو کوں ہے(یہ جھولا اتنا سلو کیوں ہے)" قاسم نے لفٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میری جان یہ جھولا نہیں لفٹ ہے اور اب ہم میرے کام والے روم میں جا رہے ہیں اور آپ نے مجھے تنگ نہیں کرنا" اجیہ نے اس کا ناک دباتے ہوئے کہا۔

"اوتے پاری آپی میں گڈ بوائے بن تر رہوں دا (او کے پیاری آپی میں گڈ بوائے بن کر رہوں گا)" قاسم نے اپنے پھولے پھولے گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اجیہ کو اس پر بے شمار پیار آیا۔

"گڈ بوائے ہی بن کر رہنا ورنہ نیلی آنکھوں والا بھوت مجھے کچا چبا جائے گا اور ڈکار بھی نہیں لے گا" اجیہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ بھوت کے نام پر قاسم کے کان کھڑے ہو گئے۔

"بھوت بی ہے ادل (بھوت بھی ہے ادھر)" قاسم نے آنکھیں پھاڑے اسے پوچھا۔

"ہاں ایک بڑا سا نیلی آنکھوں والا بھوت ہے یہاں پر تم ڈر و مت" اجیہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور لفٹ سے باہر نکل کر اپنے کیبن کی طرف بڑھی۔

"میں تو نی ڈلتا میں اس بوت کو ڈشوم ڈشوم کر دونگا (یں تو نہیں ڈرتا میں اس بھوت کو ڈشوم ڈشوم کر دونگا)" قاسم نے مکا بناتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"ہاں میرے ہیرو تم اسے ڈشوم ڈشوم کر دینا چلو اب ادھر بیٹھو کام کرو اپنا اور میں بھی کام کر لوں اپنا" اجیہ نے اسکا بیگ اتار کر اسے بٹھاتے ہوئے کہا اور خود رابعہ کو فون کر کے اپنے آنے کا بتانے لگی۔

"تم ریسیپشن پر نہیں تھی جب میں آئی تو سوچا بتا دوں" اجیہ نے رابعہ کے فون اٹھاتے ہی کہا۔

New Era Magazine

"ہاں میں کچھ پیپرز لینے گئی تھی اور تم بتاؤ ساتھ کسے لے کر آئی ہو مجھے عائشہ نے بتایا" رابعہ نے اسے نیچے والی ریسپشنسٹ کا بتاتے ہوئے پوچھا تو اس نے مختصر سی ساری بات اس کے گوش گزار کر دی تو وہ ہنس دی۔

"اچھا بتاؤ چنگیز صاحب آئے ہیں یا نہیں" اجیہ نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے شاہ کا پوچھا جبکہ رابعہ اس کے لقب پر ہنسی اور ہنستی چلی گئی۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں پر افروز سر بتا رہے تھے کہ آج دیر سے آئیں گے یا ہو سکتا ہے آئیں ہی نہ" رابعہ نے بتایا جس پر اس کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔

"قسم کھا کے کہو ہائے شکر اللہ پاک کا ایک دن سکون کا نصیب تو ہوا میں تو کہتی ہوں کہ آج نہ ہی ٹپکے جلاد سارا آفس سکون میں رہے گا" اجیہ نے شکر ادا کرتے ہوئے کہا تو دونوں ہنس دیں اور پھر اجیہ نے کام کا کہہ کر فون رکھ دیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"پاری آپی بھوک لگی ہے" قاسم نے پنسل نیچے رکھتے ہوئے کہا تو جیا نے پیپروں سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر گھڑی کی طرف دیکھا جو دو بجانے والی تھی۔

"بیگ میں ماما نے کچھ رکھا تھا کھانے کے لیئے" اجیہ نے اس کے بال سنوارتے ہوئے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

"اچھا ایسا کرو تم رکو ادھر میں ابھی نیچے کینٹین سے کھانا لے کر آئی اور ہلنا مت ادھر سے اوکے" اجیہ نے اسے دوبارہ کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیا اور اجیہ باہر نکل گئی اور جاتے ہوئے رابعہ کو ہدایت دے کر گئی کہ اس بچے کا دھیان رکھنا...اجیہ کو گئے ہوئے پندرہ منٹ ہو گئے تھے اور قاسم کا بھوک سے برا حال تھا۔

"پاری آپی توں نی آلی (پیاری آپی تو نہیں آرہیں)" قاسم نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے آرام سے اتر کر کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا ہو کر باہر سنسان راہداری میں جھانکنے لگا۔

پھر کمرے سے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھا اور سامنے کو چلنے لگا لیکن اچانک دائیں سائیڈ پر اتنے بڑے بڑے شیشے دیکھ کر خوش ہو گیا اور جلدی سے سامنے ہوتے ہوئے اپنے بال سنوارنے لگا پر جیسے ہی اس نے شیشے کو ہاتھ لگایا تو آفس کا دروازہ کھل گیا پہلے تو وہ ڈرا لیکن جب اس نے اندر روشنی دیکھی تو اندر بڑھ گیا... اتنا بڑا آفس روم دیکھ کر وہ حیران ہوا اور ہر ایک چیز کا پوسٹ مارٹم کرنے لگا چلتا چلتا وہ کرسی کے پاس آیا اور اس پر بیٹھ گیا اور میز پر رکھی چیزوں سے چھیڑ خانی کرنے لگا چیزیں ادھر ادھر کرتے ہوئے اس کی نظر میز پر رکھی فوٹو فریم پر پڑی جسکو اس نے اٹھا کر دیکھا دیکھا اور پھر ایک دم میز پر پٹختے ہوئے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیئے۔

"او مائی گاد بوت بوت ہے یہ... پاری آپی نے بتایا تا کہ بوت کی بلیو آئیز ہیں (او مائی گاڈ بھوت بھوت ہے یہ پیاری آپی نے بتایا تھا کہ بھوت کی بلیو آئیز ہیں)" قاسم نے چلاتے ہوئے اپنے آپ سے کہا اور پھر دوبارہ سے شاہ کی تصویر پکڑ کر دیکھنے لگا۔

"پر یہ تو ہینسم لگ راا ے (پر یہ تو ہینڈسم لگ رہا ہے)" قاسم کنفیوز ہوتے ہوئے بڑبڑایا۔

"لیتن کارتون میں بوت پیارے بن تر بچوں تو تھا جاتے ہیں نہ (لیکن کارٹون میں بھوت پیارے بن کر بچوں کو کھا جاتے ہیں نہ)" اور پھر کچھ سوچتے ہوئے کرسی سے اترا اور واپس اسی ساتھ والے کمرے میں گیا جہاں اجیہ اسے بٹھا کر گئی تھی اور وہاں سے اپنا بڑا سا کلر باکس اٹھا لایا۔

"میں ابی تھیت ترتا ہوں (میں ابھی ٹھیک کرتا ہوں)" اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اپنا کلر باکس کھول کر شاہ کی تصویر پر رنگ کرنے لگا... کلر سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو رنگوں سے بھرے ہوئے تھے اور پھر کچھ سوچتے ہوئے سامنے والی دیوار پر اپنے ہاتھ کی چھاپ چھوڑ دی اور پھر مختلف رنگوں سے باری باری سارے رنگوں سے نشان چھوڑنے لگا۔

"کون ہو تم اور یہ کیا کر رہے ہو" قاسم جو اپنے کام میں مگن تھا شاہ کی گرجتی آواز سے ڈر کر پلٹا جس کے نتیجے میں سارے رنگ کارپٹ پر گر گئے۔

"بوت بوت بوت پاری آپی پاری آپی (بھوت بھوت پیاری آپی)" قاسم نے شاہ کو دیکھ کر چلانا شروع کر دیا اور اجیہ کو آوازیں دیں جو کمرے میں پریشانی سے اسے ادھر ادھر ڈھونڈ رہی تھی قاسم کی آواز پر بھاگتے ہوئے وہ شاہ کے کیبن میں گئی اور اسے دھکا دے کر قاسم کی طرف بڑھی جبکہ شاہ ہکا بکا ادھر کھڑا تھا۔

"کیا ہوا آپی کی جان کیوں رو رہے ہو" اجیہ نے قاسم کے موٹے موٹے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا پر اس سے پہلے شاہ بولا۔

"یہ بدتمیز کون ہے" شاہ نے گرجتے ہوئے پوچھا تو اجیہ نے قاسم کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے گھورا۔

"ہائے مر گئی میں اب تو خیر نہیں" اجیہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

New Era Magazine

"کیا منہ میں بڑبڑ کر رہی ہو میں کچھ پوچھ رہا ہوں" شاہ نے غصے سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"توبہ ہے سر ڈرا دیا بچے کو کبھی جو آرام سے بات کی ہو کاٹ کھانے اور چیر پھاڑنے کو تیار رہتے ہیں آپ بالکل لومڑ کی طرح" اجیہ نے بھی شاہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تمیز نہیں تمہیں بات کرنے کی" شاہ نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"سر بہت تمیز ہے کیوں آپ لیں گے کچھ" اجیہ نے شاہ کو چڑاتے ہوئے کہا تو وہ واقع ہی چڑ گیا۔

"بکواس مت کرو اور بتاؤ یہ کون ہے" شاہ نے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"بچہ ہے سر اور کون ہے" اجیہ نے تیز آواز میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ یہ کدھر سے آیا ہے" شاہ نے چڑتے ہوئے پوچھا۔

"اللہ کی مرضی سے اور کدھر سے سر آپکو اتنا بھی نہیں پتہ" اجیہ نے افسوس سے شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو اسکو مزید غصہ آیا۔

"افف میرا مطلب کہ اسے کون لایا ہے" شاہ نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"لو جی حد ہے آپکو تو کچھ بھی نہیں پتہ ظاہر ہے اسکے ماں باپ لائے ہیں اسے اور کون ہ..." اجیہ نے جواب دیا تو شاہ کی برداشت ختم ہو گئی اور اس نے اجیہ کو بیچ میں ٹوکا۔

"اے پاگل لڑکی تمہارا دماغ خراب ہے کیا کب سے بکواس کیئے جا رہی ہو میں پوچھ کیا رہا ہوں اور جواب کیا دے رہی ہو" شاہ نے آگ برساتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے چلا کر کہا تو قاسم اجیہ کے پیچھے ہو گیا۔

"اردو میں ہی بول رہی تھی میں اب آپکو سمجھ نہیں آتی تو میرا کیا قصور اور دیکھیں بیچارے معصوم بچے کو کتنا ڈرا دیا آپ نے" اجیہ نے دھڑکے سے جواب دیتے ہوئے قاسم کی طرف اشارہ کیا جبکہ شاہ کو اپنے آفس کی حالت دیکھ کر افسوس ہو رہا تھا۔

"تمہارے اس بے چارے بچے نے میرے آفس کی کیا حالت کی ہے یہ تمہیں نظر نہیں آرہا....او میں تو بھول گیا تم تو صدا کی اندھی ہو دکھائی ہی کم دیتا ہے تمہیں" شاہ نے اجیہ پر طنز کیا تو اس کے تلووں لگی سر پہ بجھی۔

"ہاں جی ساری بینائی تو آپ کے پاس ہی ہے پر اتنا سڑیل پن تو نہ دکھائیں" جیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو لڑکی اس سے پہلے میں اپنے آپے سے باہر ہو جاؤں..." شاہ تلملاتے ہوئے بولا لیکن میز پر پڑی اپنی تصویر کو دیکھتے ہی اسکا دماغ اور گھوم گیا۔

"آپ تو ہمیشہ آپے سے باہر ہی رہتے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے اس میں" جیا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا جبکہ شاہ نے اسے شعلہ برساتی نظروں سے دیکھا تو اسے کسی شدید گڑبڑ کا احساس ہوا۔

"یہ میری تصویر کو ایسے کس نے کیا ہے" شاہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہتے ہوئے تصویر اس کی طرف پھینکی تو قاسم نے اجیہ کے پیچھے سے سر نکال کر دیکھا۔

"میں نے بنائی ہے آپ تو اچھی لدی بوت انتل (میں نے بنائی ہے آپکو اچھی لگی بھوت انکل)" قاسم نے بڑے فخر سے اپنی توتلی زبان سے اعتراف کرتے ہوئے کہا جبکہ شاہ کے دو کالے سینگوں، چار لال دانتوں اور تیسری ماتھے پر بنی ہوئی نیلی آنکھ کو دیکھ کر اجیہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"تم... تمہارے گھر میں سب ایک جیسے ہیں پاگل کوئی نارمل نہیں ہے کیا" شاہ نے کلستے ہوئے پوچھا۔

"سر جو خود نارمل نہیں ہوتے انہیں سب اپنے سے لگتے ہیں" اجیہ نے ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تمیز نہیں بات کرنے کی تمہارے بڑوں نے یہی سکھایا ہے کیا تمہیں" شاہ نے اپنے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"نو سر بہت کچھ سکھایا ہے جیسے کہ اڑیل لوگوں سے کیسے بولنا ہے اور مغرور لوگوں کو کیسے سبق سکھانا ہے" اجیہ بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔

"تم دفع ہو جائو ادھر سے اور اپنے اس نمونے کو بھی ساتھ لے جائو" شاہ نے تلملاتے ہوئے اجیہ سے کہتے ہوئے قاسم کی طرف اشارہ کیا جو زمین سے شاہ کی محنت سے بنائی تصویر اٹھا رہا تھا تو وہ ہنسی روکتی قاسم کا ہاتھ پکڑے دروازے کی طرف بڑھی۔

New Era Magazine

"رکو جانے سے پہلے میرے آفس کی حالت ٹھیک کرتی ہوئی جائو" شاہ نے اجیہ سے کہا تو اس نے آہ بھرتے ہوئے آفس کو دیکھا جس کی دیواروں اور میز سمیت قالین پر بھی پینٹ ہی پینٹ تھا اس نے دو منٹ آفس کو دیکھا پھر شاہ کو گھورا اور ایک دم سے چلائی۔

"ہائے سر سر ہائے سر ر" اجیہ نے اپنا سر پکڑے چلانا شروع کر دیا۔

"کیا سر سر لگائی ہوئی ہے کیا مسئلہ ہے" شاہ نے تنگ آتے ہوئے کہا۔

"سر میں آپکو نہیں اپنے سر کی بات کر رہی ہوں افففف اتنا درد کر رہا ہے کہ کیا بتائوں" اجیہ نے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا تو شاہ سٹپٹا گیا۔

"اپنا ڈرامہ بند کرو بہانے مت بنائو اٹھو نیچے سے" شاہ نے اب کی بار دھونس جماتے ہوئے کہا۔

New Era Magazine

"سر آپکو ڈرامہ لگ رہا ہے میرے سر میں اتنا درد ہے مجھے گھر جانے دیں.... مجھے کچھ ہوا نہ تو آپکی خیر نہیں میری نارمل فیملی نے آپکو چھوڑنا نہیں" اجیہ نے نہایت ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے شاہ کو دھمکی دی۔

"نکلو جاؤ یہاں سے میری جان چھوڑو" شاہ نے تنگ آ کر چٹکی بجاتے ہوئے باہر کا راستہ دکھایا۔

"تھینک یو سر کتنے اچھے ہیں آپ... کبھی کبھی عقلمندی کی بات کرتے ہیں اللہ آپ کو صبر و جمیل عطا کرے" اجیہ نے اچھلتے ہوئے چہک کر کہا پر شاہ کی گھورتی نظروں کو دیکھ کر اچانک سر پکڑ کر ہائے ہائے کرنے لگی اور بڑھ کہ قاسم کا ہاتھ پکڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی تبھی قاسم رکا اور اجیہ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور زمین سے شاہ کی تصویر اٹھا کر اسکے سامنے آیا۔

"بوت انکل آپ تی پک (بھوت انکل آپکی پک)" قاسم نے دونوں ہاتھوں سے تصویر شاہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا پر اس سے پہلے شاہ کچھ بولتا اجیہ بولی۔

"کیوں شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال رہا ہے میرے لعل فلحال چل ادھر سے... سر ادھر ہی ہیں سارا دن پڑا ہے بیٹھ کر تمہاری بنائی ہوئی تصویر کی بلائیں لیں گے اور اپنے حسن کو دیکھیں گے "اجیہ نے قاسم کو لیئے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے شرارت سے بولی تو شاہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"گیٹ آئوٹ "شاہ نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں جھپاک سے باہر نکل گئے۔

"بد تمیز، پاگل لڑکی "شاہ نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ ملتے ہوئے خود سے کہا۔

"سر آپ اپنی تصویر ضرور دیکھنا بچے نے بہت محنت سے بنائی ہے "اجیہ نے دوبارہ اندر آتے ہی شاہ کو مخاطب کیا اور اسکا جواب سنے بغیر قاسم کا کلر باکس اٹھا کر جھپاک سے باہر نکل گئی۔

جبکہ شاہ غصے سے میز پر پڑی چیزیں توڑنے لگا اور پھر گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگا تو اس کی نظر زمین پر گری ٹوٹی تصویر پر پڑی اس نے تصویر اٹھائی اور اسے گھورنے لگا اور پھر تصویر میز پر پٹخنے کے انداز میں پھینک کر انٹر کام اٹھاتے ہوئے رابعہ کو فون کیا اور کچھ ہدایتیں دے کر فون بند کر دیا۔

"بیسٹ آف لک مس اجیہ" شاہ نے اجیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور پھر ہلکی سی شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا سر پیچھے صوفے کی پشت سے ٹکا دیا

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)